السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب مردوں کو سلام کہا جائے تو کیا وہ سنتے ہیں، اگر سنتے ہیں تو جواب دیتے ہیں یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی صحیح حدیث میں بوقت سلام اموات کے سماع اور پھر جواب دینے کی تصریح موجود نہیں ہے بلکہ قرآن مجید میں نفی مصرح ہے:

وَمَا أَنتَ بِمُسمِعٍ مَن فِى القُبورِ ۲۲ ... سورة فاطر

''اور تم ان کو جو قبروں میں مدفون ہیں نہیں سنا سکتے۔''

دوسری جگہ ہے:

نَّكَ لا تُسمِعُ المَوتىٰ وَلا تُسمِعُ الصُّمَّ الدُّعاءَ إِذا وَلَّوا مُدبِرينَ ۸۰ ... سورة النمل

نیز فرمایا:

وَمَن أَضَلُّ مِمَّن يَدعوا مِن دونِ اللَّهِ مَن لا يَستَجيبُ لَهُ إِلىٰ يَومِ القِيـٰمَةِ وَهُم عَن دُعائِهِم غـٰفِلونَ ۵ ... سورة الاحقاف

''اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جو اللہ کے سوا ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے۔''

اگر کوئی کہے دعائیہ کلمات میں صیغہ تخاطب ونداء کا تقاضا ہے کہ مردوں کو سماعت حاصل ہو، سو اس اشکال کا جواب یوں ہے کہ عربی زبان کا اُسلوب ہے کہ ''مالا یفعل'' سے بسا اوقات معاملہ ''زوی العقول'' جیسا کیا جاتا ہے جس طرح کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''حجر اسود'' سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا۔ ''انی لا علم انک حجر'' (1) اسی طرح یہاں بھی سمجھ لیں۔

فقہاء حنفیہ نے بے شمار نصوص میں مردوں کے عدم سماع کی تصریح کی ہے۔ بطور امثلہ چند ایک نمونے ملاحظہ فرمائیں:

علامہ ابن الھمام ''فتح القدیر'' کتاب الجنائز میں فرماتے ہیں:

«ہذا عند اکثر مشائخنا وہوان المیت لایسمع عندہم علی ماصرحوا بہ فی کتاب الایمان فی باب الیمین بالضرب لو حلف لا یکلم فلانا فکلمہ میتا لایحنث لانہا تنعقد علی ما حیث یفہم والمیت لیس کذلک لعدم استماع (انتہیٰ)'' وایضا فیہ فی ذلک الباب قولہ: وکذلک الکلام یعنی اذا حلف لا یکلمہ اقتصر علی الحیوۃ فلو کلمہ بعد موتہ لایحنث فان المقصود منہ الافہام والموت ینافیہ لانہ لا یسمع فلان یفہم انتہیٰ» صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقبیل الحجر الاسود فی الطواف 3067))

اور ''فصول فی علم الاصول'' میں ہے:

«لو حلف لا یکلم فلانا وکلمہ بعد الموت او ضربہ بعد الموت لایحنث لعدم معنی الافہام والاعلام»

اور ''اصول الشاشی'' میں ہے:

«من حلف لا یکلم فلانا فکلمہ بعد الموت لایحنث لعدم الاسماع»

اور تفسیر ''جامع البیان'' میں زیر آیت وَالمَوتىٰ يَبعَثُهُمُ اللَّهُ ہے:

«ای الکفار الذین کالموتی لا یسمعون»

اور تفسیر ''جلالین میں ہے:

«ای الکفار شبہھم بہم فی عدم السماع»

اور بدر کے مقتولین سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطاب فرمایا تھا اس کا جواب بعض حنفیہ نے یوں دیا ہے:

«ولئن ثبت فہو مختص بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ویجوزان یکون ذلک لوعظ الاحیاء لا علی سبیل الخطاب للموتیٰ»

یعنی''اگر یہ قصہ ثابت ہوجائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہوگا۔اور یہ بھی جائز ہے کہ مقصود اس سے زندہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا ہو مردوں کے لئے خطاب نہیں۔'' (فتاویٰ علمائے الحدیث :444/5)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

# ج1ص754

### محدث فتویٰ